عبدالشکور
بورے والا

مجلس احرارِ اسلام نے مرزائیت کا عوامی سطح پر محاسبہ کیا

مرزائی پاکستان میں لسانی، علاقائی اور قومی تعصبات پھیلا رہے ہیں

حکومت تحقیقاتی کمیشن قائم کرے تو ہم مرزائیوں کی ملک دشمن سرگرمیاں ثابت کریں گے

بورے والا میں عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" سے عطاء المومن بخاری کا خطاب

بورے والا میں ایک طویل عرصہ کے بعد مجلس احرار اسلام کا اجتماع بعنوان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوا۔ جس کی تشہیر کئی روز سے ضلع وہاڑی کے تمام گردو نواح میں نہایت زور و شور سے جاری تھی۔ ایک طویل جمود کے بعد جماعت کے قائدین یہاں تشریف لا رہے تھے۔ اس لئے لوگوں میں ان کو سننے کا اشتیاق قدرتی امر تھا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مجلس احرار اسلام کے قائمقام امیر ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المومن بخاری تھے۔

۹ مئی کو بعد نماز عشاء بورے والا کے مرکزی گول چوک میں مسلمانوں کا ایک بے پناہ ہجوم قائد احرار کا خطاب سننے کیلئے مضطرب اور بے قرار تھا۔ ضلع بھر کے اطراف و اکناف سے لوگ جوق در جوق یہاں کھچے چلے آئے تھے۔ کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز حافظ قاری محمد مغیرہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نعت و نظم جناب حافظ محمد اکرم صاحب نے پڑھی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد اسحاق سلیمی صاحب تھے۔

مجلس احرار اسلام حاصل پور کے رہنما جناب حافظ محمد کفایت اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ قرآن کی نص صریح کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا ظلی یا بروزی نبی نہیں آئیگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا اختتام ہو گیا۔ مگر باوجود اس کے بہت سے لوگوں نے دعوئ نبوۃ کیا اور لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے۔ نبوت کے ان ڈاکوؤں کی فہرست اسود عنسی سے شروع ہو کر پہنچتی مرزا قادیانی تک ہے۔ مرزا قادیانی اس دور کا سب سے بڑا فتنہ تھا جس نے لوگوں کے ایمان لوٹے اور انہیں گمراہی میں مبتلا کیا۔ حضرت مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعۃ رحمۃ اللہ علیہ، چودھری افضل حق رحمۃ اللہ اور دیگر قائدین احرار کی قیادت و سیادت میں قادیانی فتنہ کی سرکوبی کیلئے ہر طرح کی قربانی دی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام ہی کا شعبہ تبلیغ ہے۔ ماضی میں اسی شعبہ کے تحت مرزائیت کے خلاف جنگ لڑی گئی۔ انہوں نے کہا کہ احرار آج بھی فتنہ مرزائیت کے موثر محاسبہ و تعاقب کے جہاد میں مصروف ہیں۔ جسکے نتیجے میں مرزائیوں کو اپنے بلوں میں گھسنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ارتداد کی شرعی

سزا(قتل) نافذ کرے جس کی سفارش اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی کی ہے۔

قائد احرار ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مائک پر تشریف لائے تو سامعین ہمہ تن گوش تھے ان کی نگاہیں شاہ جی کو ایک نظر دیکھنے کیلئے بے قرار، دل مضطرب اور گوش بر آواز تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر کے غلغلہ میں آپ نے خطبہ مسنونہ اور آیات قرآنی کی تلاوت شروع کی تو ہر شخص قرآن کی تاثیر میں ڈوب گیا۔ مجمع پر کامل سکوت طاری تھا۔ شاہ جی نے اچانک رات کے سکوت اور مجمع کے جمود کو توڑتے ہوئے کہا۔

جب اس ملک پر انگریز نے قبضہ کیا تو اس وقت اس کی مزاحمت کرنے والا موثر طبقہ مسلمانوں کا تھا۔ جنھوں نے اپنے مجاہدانہ عمل سے انگریز کو ناکوں چنے چبوادیئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام نے جہاد کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ اور یہ چیز مسلمانوں کے علم و عمل میں راسخ تھی۔ انگریز نے سوچا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کی اہمیت کو ختم کیا جائے چنانچہ اس نے یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے دو کام کئے۔ پہلا کام تو یہ کیا کہ مسلمانوں کے اندر جتنے بھی اہم مناصب تھے انکو عوام الناس کے سامنے نہایت حقارت کے ساتھ پیش کیا۔ ایسے طبقات کو پیدا کیا گیا جو مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کا مذاق اڑانے لگے۔ جاہل صوفیوں کو تیار کیا گیا۔ جنھوں نے رہبانیت کو فروغ دیا۔ اور مسلمانوں کی مجاہدانہ صفات کو زنگ آلود کر دیا۔

دوسری طرف اس نے سرزمین پنجاب میں قادیان کے اندر ایک ایسے شخص کو تیار کیا جو ان کے اس مکروہ اور خبیث عمل کو پروان چڑھا سکے۔ جسے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے جانتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے پہلے پہل مجدد ہونے کا دعوی کیا۔ امام ہونے، پھر مسیح موعود ہونے اور پھر آخر میں اس نے نبی ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد اس نے انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ اور اس نے کہا کہ اب جہاد منسوخ ہو چکا ہے۔ انگریز "اولی الامر" ہے۔ اسکی اطاعت واجب ہے۔ اس فتنہ نے انگریز کی سرپرستی میں سر اٹھایا۔ انگریز نے اسے پالا پوسا اس کے ذریعے مسلمانوں کے اندر نفاق کا بیج بویا اس فتنہ کے خلاف اس وقت کے علما نے محنت کی۔ اس کا مقابلہ کیا۔ مگر یہ کریڈٹ احرار ہی کو جاتا ہے کہ اس نے عوامی سطح پر اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔

۱۹۵۳ء میں تحریک مقدس "تحفظ ختم نبوت" برپا کی اور دس ہزار فدائین ختم نبوت ناموس رسالت پر نثار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم احرار والوں نے بغیر کسی دلیل اور سبب کے مرزائیت کے خلاف جہاد نہیں کیا بلکہ ہمارا موقف واضح مدلل اور امت کے اجماعی عقائد کا ترجمان ہے۔ قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ مرزائیوں نے نہ صرف نصِ صریح

ما کان محمدابااحمد من رجالکم ولکن الرسول الله و خاتم النبین

کا انکار کیا بلکہ حضور علیہ السلام کی نبوت کے مقابلے میں جعلی نبوت کا سلسلہ چلایا۔ اور یہ عمل ارتداد کے زمرے میں آتا ہے۔ مرزائی نہ صرف کافر ہیں بلکہ مرتد بھی ہیں اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔

شاہ جی نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کی ذریت آج بھی انگریز کے تفرقہ والے عمل کو پورے زوروشور سے پھیلا رہی ہے۔ پاکستان میں جتنی بھی ملک دشمن سرگرمیاں جاری ہیں روز اوّل سے ان کے پس منظر میں قادیانی شریک ہیں۔ پاکستان کے اندر ان لوگوں نے لسانی اور صوبائی تعصب پھیلا دیا ہے۔ کہیں سندھی پنجابی کی آویزش ہے

کہیں بلوچ پٹھان کی اور کہیں مقامی مہاجر کی جنگ ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھائے اور پھر اسمیں ہمیں موقعہ دے۔ ہم ثابت کریں گے کہ صوبائی اور لسانی تعصب مرزائی پھیلا رہے ہیں۔ ملک کی معاشی وسیاسی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ سوچنا ضروری ہے کہ ہم سب بھائی ہیں اور دین اسلام اور قرآن پر ہی ایک ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انما المومنون اخوة

کہ تمام مومن بھائی ہیں آپس میں اور اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔

واعتصمو ا بحبل الله جميعا ولاتفرقوا

کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور آپس میں تفرقہ بازی پیدا نہ کرو۔

موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہ جی نے کہا کہ ہم نے یہ ملک عظیم قربانیاں دیکر حاصل کیا اور اس لئے حاصل کیا کہ ہم یہاں اسلامی قانون نافذ کریں گے۔ حکومتہ الھیہ کا قیام ہوگا۔ مگر اس ملک کے اندر نظام ریاست و سیاست وہ چل رہا ہے جو اسلام کے باغیوں یہودو نصاریٰ کا وضع کردہ ہے۔ اس نظام میں ایک جاہل مطلق، فاسق و فاجر اور عالم باعمل متقی پرہیز گار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مگر اسلام میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خبیث اور طیب برابر نہیں۔ شاہ جی نے فرمایا کہ ہمارے کچھ علما یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوری نظام کے ذریعے اس ملک میں اسلام نافذ کیا جائیگا حالانکہ یہ طریق کار سراسر غلط ہے۔ اسلام اسی طریقہ سے آئیگا۔ جس طریقہ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ یعنی اسلام قربانی سے آئیگا۔ ووٹ کے ذریعے نہیں آئیگا۔ ابھی ہم کس انتظار میں ہیں؟ اس نظام کے وضع کرنے والوں کے متعلق تحقیق کر لیجئے کہ کون تھے؟ اس نظام کو وضع کرنے والے یہودی ہیں۔ جو مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ انہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے نظام کے مقابلہ میں نیا نظام بنایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

لایصلح آخر هذه الامة الابماصلحت اولّها

اس امت کے آخر کی اصلاح و فلاح اسی طریقہ پر ہو گی جس طرح اوّل کی ہوئی۔ جب یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو ملکی سلامتی کیلئے قوم کی سلامت روی کیلئے، خیر کو غالب اور شر کو مغلوب کرنے کیلئے، نیام عزم اور نیا ولولہ لے کر اٹھیں۔ بڑھیں اور پرانے سبق کو تازہ کریں اور تجدید میثاق کریں۔ مجلس احرار اسلام کا ساتھ دیں اور حکومت الٰھیہ کے قیام کے لئے ہم سے تعاون کریں۔ پاکستان میں اہل دین کی طرف سے جمہوریت کے خلاف ایک زوردار اور نہایت مضبوط دھکے کی ضرورت ہے۔ علماء اٹھ کھڑے ہوں تو آج بھی قوم ان کا ساتھ دینے کو تیار ہے۔

تقریر کے اختتام پر حضرت شاہ جی نے دعا کرائی۔ یہ بڑا رقت انگیز نظارہ تھا۔ لوگوں نے یہ روح پرور منظر بھی دیکھا کہ ادھر شاہ جی دعا فرما رہے تھے ادھر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ انہی دعائیہ کلمات پر شاہ جی نے تقریر ختم کرتے ہوئے کہا

اب تو جاتے ہیں مے کدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا